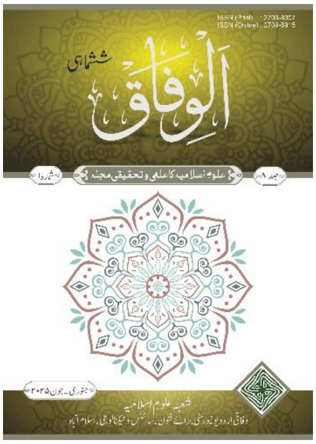

Al-Wifaq Research Journal of Islamic Studies
Volume 8, Issue 1 (January - June 2025)
eISSN: 2709-8915, pISSN: 2709-8907
Journal DOI: https://doi.org/10.55603/alwifaq
Issue Doi: https://doi.org/10.55603/alwifaq.v8i1
Home Page: https://alwifaqjournal.com/
Journal QR Code:

Article

عصر حاضر میں نوجوانوں کا مطلوبہ کردار اور ذمہ داریاں: قرآن وسنت کی روشنی میں تجزیہ

The Desired Role and Responsibilities of Youth in the Contemporary Era: An Analysis in the Light of the Qur'an and Sunnah

Indexing

Authors: [1]Shabbir Hussain Anjum

Affiliations: [1]Federal Urdu University of Arts, Science & Technology, Islamabad, Pakistan.

Published: 30-June-2025

Article DOI: https://doi.org/10.55603/alwifaq.v8i1.u5

QR Code

Citation: Shabbir Hussain Anjum, "عصر حاضر میں نوجوانوں کا مطلوبہ کردار اور ذمہ داریاں: قرآن وسنت کی روشنی میں تجزیہ The Desired Role and Responsibilities of Youth in the Contemporary Era: An Analysis in the Light of the Qur'an and Sunnah." *Al-Wifaq*, no. 8.2 (June 2025): 67–85, https://doi.org/10.55603/alwifaq.v8i1.u5

Copyright Information: The Desired Role and Responsibilities of Youth in the Contemporary Era: An Analysis in the Light of the Qur'an and Sunna © 2025 by Shabbir Hussain Anjum is licensed under CC BY 4.0

Publisher Information: Department of Islamic Studies, Federal Urdu University of Arts Science & Technology, Islamabad, Pakistan.

عصرِ حاضر میں نوجوانوں کا مطلوبہ کردار اور ذمہ داریاں: قرآن وسنت کی روشنی میں تجزیہ

The Desired Role and Responsibilities of Youth in the Contemporary Era: An Analysis in the Light of the Qur'an and Sunnah

شبیر حسین انجم

ایم فل اسلامیات، وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس و ٹیکنالوجی، اسلام آباد

ABSTRACT:

This article examines the desired role and multifaceted responsibilities of Muslim youth in the contemporary era in the light of the Qur'an and Sunnah. It analyzes their academic, intellectual, moral, and social obligations, emphasizing the necessity for youth to emerge as effective and constructive members of society. These responsibilities, entrusted to the Ummah as a consequence of the Finality of Prophethood, are incumbent upon every Muslim. The study argues that the fulfillment of these duties requires youth to embody, at the highest level, the essential qualities of a true dāʿī (caller to Islam).

Accordingly, the article outlines the intellectual and educational competencies, along with the moral, reformative, and missionary attributes expected of Muslim youth, and delineates their core responsibilities. The primary objective is to acquaint the new generation with these essential qualities so that they may actively contribute to social reform and effectively undertake the responsibility of guiding the Ummah. It is hoped that this study will serve as a meaningful resource for the intellectual and moral development of contemporary Muslim youth.

KEYWORDS:

Muslim Youth, Qur'an and Sunnah, Contemporary Challenges, Moral and Social Responsibility, Da'wah, Ummah Guidance

اسلام میں نوجوانوں کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے، کیونکہ اولین مسلمانوں میں اکثریت نوجوانوں پر مشتمل تھی اور اسلام کی بقاو غلبہ میں انہوں نے کلیدی کردار ادا کیا۔ عہدِ نبوی، عہدِ صحابہ وتابعین اور قرونِ اولیٰ میں نوجوان قرآن وسنت کے علمی و عملی نمائندے بن کر سامنے آئے، اور انہی کی کوششوں کے نتیجے میں قرآن وسنت کا پیغام محفوظ اور مستند ذرائع کے ذریعے ہم تک پہنچا۔ تاہم دورِ زوال کے منفی اثرات کے باعث جب مسلم نوجوانوں کا تعلق قرآن وسنت سے کمزور ہوا تو ملتِ اسلامیہ اپنا شاندار عروج برقرار نہ رکھ سکی اور زوال کا شکار ہو گئی۔

ماضی قریب و بعید اور عصرِ حاضر میں متعدد اہلِ علم و فکر نے نوجوانانِ مسلم کی اس فکری و روحانی کمزوری کے ازالے کے لیے نمایاں کردار ادا کیا، جس کے نتیجے میں اسلام کے مصادر و مآخذ آج بھی محفوظ اور مامون ہیں۔ مؤرخین، محدثین اور جلیل القدر علماء و مشائخ نے اپنی علمی و عملی تصنیفات کے ذریعے نوجوانوں کی علمی، فکری اور اخلاقی تربیت کا وافر مواد فراہم کیا ہے۔ ان میں علامہ ابنِ کثیر اور امام قرطبیؒ نے سورۂ کہف کی روشنی میں نوجوانوں کے کردار کو اجاگر کیا، سیرتِ ابنِ ہشام میں نوجوان صحابہ کرامؓ کی شخصیات کا تفصیلی ذکر ملتا ہے، جبکہ علامہ مودودی، شیخ یوسف القرضاوی اور ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے نوجوانوں کے دینی، فکری اور اخلاقی مسائل و ضروریات کو جامع انداز میں بیان کیا ہے۔

زیرِ نظر مقالے میں اس امر کی کوشش کی گئی ہے کہ نوجوانوں کو درپیش علمی، فکری اور اخلاقی مسائل کا جائزہ لیا جائے اور ان کے کردار و ذمہ داریوں کی واضح تحدید کی جائے۔ اس میں نوجوانوں کے علم و اخلاق اور اصلاحِ معاشرہ میں ان کے مطلوب کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے، نیز قرونِ اولیٰ میں نوجوان صحابہ کرامؓ کی جانب سے اشاعتِ اسلام اور غلبۂ اسلام کے لیے انجام دی گئی خدمات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ مزید برآں عصرِ حاضر میں سامنے آنے والے جدید چیلنجز، جیسے سوشل میڈیا کے منفی اثرات، اباحیت کا فروغ اور فکری و نظری بے راہ روی، کا جائزہ لے کر ان کے ممکنہ حل پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

"عصرِ حاضر میں نوجوانوں کا کردار اور ذمہ داریاں: قرآن و سنت کی روشنی میں جائزہ" کے عنوان سے تحریر کردہ اس مقالے میں نوجوانوں کے عقائد و ایمان کی پختگی، علمی و فنی صلاحیت، اخلاق و کردار، اصلاحِ معاشرہ اور امت کی قیادت و سیادت کے حوالے سے ان کی ذمہ داریوں کا جامع مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

مبحث اول: عصر حاضر میں نوجوانوں کا مطلوبہ کردار

اس مبحث میں نوجوانوں ان مطلوبہ صفات کا تذکرہ درج کیا جارہا ہے جن کا حامل ہونا ایک مسلم نوجوان کے لئے ضروری ہے اور اپنے اُجلے اور مثالی کردار ہی کی بدولت میں عہد جدید کے نوجوانوں کی رہبری کے قابل ہو سکتا ہے۔

ایمان کی پختگی

موجودہ دور میں الحادو، شکوک شبہات اور سوشل میڈیا کے بے سروپا استعمال کی وجہ ایمان وایقان کو محفوظ رکھنا مشکل ہو گیا ہے۔ جبکہ ہر فرد مسلم پر لازم ہے کہ اس کا ثوابت اسلام پر ایمان پختہ ہو خواہ وہ اس کے احاطہ عقل میں سما سکتے ہوں یا نہیں بجز اس کے انسان کا خود کو مسلمان ثابت کرنا عبث ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ[1]

اسی طرح اصحاب کہف سے متعلق بھی مذکور ہے کہ وہ ایمان و عقیدہ میں پختہ تھے تو اللہ نے ان کے ایمان میں مزید

1۔ القرآن، سورۃ بقرۃ: 285

اضافہ کر دیا۔

اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى (2)

رحمت عالمؐ نے صحابہ کرام واہل بیت عظام میں بھی ایمان وعقیدہ کی پختگی کی دعوت کی زندگی کا فریضہ سرانجام دیا۔ نوجوان طلبہ کے پیش نظر آنحضرتؐ کی یہ دعا ہمیشہ رہنی چاہیے کہ

"أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ۔"(3)

میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں آپ کا دین، اور آپ کی امانت اور آپ کا خاتمہ عملوں پر ہو۔

اس دعائے نبویؐ میں درحقیقت یہ پیغام دیا گیا ہے کہ انسان کو اپنے دین کی حفاظت کرنی چاہیے اور معاشرے میں جس بھی حیثیت سے وہ مقام و مرتبہ کا حامل ہے اس کو امانت و دیانت سے انجام دے اور اپنے بہتر خاتمے کی فکر پیش نظر رکھے۔ یہی کلمات جمع کے صیغہ کے ساتھ بھی وارد ہوئے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ انسان نا صرف یہ کہ خود اپنی ایمان وایقان کی حفاظت کا انتظام کرے بلکہ اس کے ساتھ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ معاشرہ کے افراد کے ایمان کو محفوظ بنانے کے لیے انتظام کرے۔ اس فرض کو ادا کرنے کے لیے دینی مدارس کے جوان طلبہ کا کردار اہمیت کا حامل ہے۔(4)

دین کی عزت

والدین وطلبہ دونوں دینی مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے اور دلانے کے مقصد کا تعین اس طور پر کریں کہ یہ ان کی خوش نصیبی وعنایت الٰہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بچے کو دین سیکھنے کی توفیق دی ہے، دین سیکھ کر بچہ دوسروں کو دین کی تعلیم دے گا، دین کی دعوت کا اہتمام کر کے منکرات کا راستہ روک کر اللہ کی خوشنودی حاصل کرے گا، دینی تعلیم کی برکت سے گھر میں خیر و برکت آئے گی اور قبر و آخرت کی منازل دین کی تعلیم کے طفیل بآسانی طے ہو جائیں گی۔ الغرض اللہ تعالیٰ کے تمام شعائر کا دل وجان سے احترام اور عزت کرنے کی ضرورت ہے۔(5)

ہم آہنگی

اسلام انسان میں انفرادیت واجتماعیت کے فطری میلانات کو باہم مرتبط کرتا ہے کہ انسان نہ تو اپنی ذات میں محو ہو کر سرکش وطاغی بن جائے اور نہ ہی خود کو خاک میں ملا کر معدوم کر دے۔ انسانی میں معاشرہ باہم خیر وصلاح کے امور کی انجام دہی کی بدولت ابدی راحت حاصل کر پائے۔ چونکہ اگر اس بات کی فکر نہ کی گئی کہ وہ خود تو انسان خیر وصلاح کا پیکر ونمونہ ہو

2۔ القرآن، سورۃ کہف: 15

3۔ علامہ ولی الدین خطیب التبریزی، مشکوٰۃ المصابیح (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س ن)، حدیث: 2464

4۔ سید ابوالحسن علی ندوی، علماء کا مقام (کراچی: مجلس نشریات اسلام، س ن)، 165-166

5۔ سید ابوالحسن علی ندوی، طالبان علوم نبوت کا مقام اور ذمہ داریاں (کراچی: مجلس نشریات اسلام، س ن)، 2/87-89

مگر گرد و پیش میں ظلمت و تاریکی اور سرکشی کا بازار عروج پر ہو تو ایسے میں تنبیہ الٰہی ہے کہ

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً۔ (6)

اور بچو اس فتنہ سے جس کی شامت مخصوص طور پر صرف انہیں لوگوں تک محدود نہ رہے گی جنہوں سے تم میں سے گناہ کیا ہو۔ گویا اس آیت کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو لوگ انفرادی طور پر اپنی اصلاح میں مصروف ہوں اور آس پاس کے گناہگاروں کو گناہ و ظلم سے نہ روکیں تو اس کا ثمرہ اجتماعی عذاب کی صورت میں ظاہر ہو گا۔ (7)

معرفت ذات

اسلام میں حب ذات کا تصور ہی یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو درست راہ پر گامزن رہنے کی تلقین کرے کہ جس کی بدولت اس کو دنیا و آخرت دونوں کی کامیابیاں میسر آسکیں۔ آخرت کی زندگی کی صلاح اس لئے مطلوب و مقصود ہے کہ دنیا کی زندگی کی حیثیت صرف ایک فانی شے کی ہے یہاں دکھ سکھ، کھیل کود وغیرہ کے ذریعہ وقت گزر سکتا ہے مگر آخرت میں تو صرف اعمال کی بدولت سعادت و شقاوت ابدی کا سرٹیفیکیٹ جاری کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا (8)

دائمی و ابدی زندگی پر دنیا کی عارضی و فانی زندگی کو ترجیح دینا احمقانہ عمل ہے۔ حب ذات کا اسلام تصور یہ ہے کہ انسان زندگی کی حفاظت کرے اور ذات کے فطری جذبوں کی تکمیل کے لئے درست راستے کا انتخاب کرے اور اپنے نفس کو شہوتوں کا غلام بن جانے اور آخرت کی ابدی رسوائی و عذاب سے محفوظ کر لے۔ (9)

یہ بات بھی ذہن نشین ہونا لازم ہے کہ جب کوئی انسان اپنی نظر میں گر جاتا ہے تو اس کو زمانہ کبھی بھی عزت و عظمت کے مقام پر متمکن نہیں کرتا۔ اس میں شبہ نہیں کہ کوئی بھی انسان حقیر نہیں ہیں البتہ ان میں پیدا ہونے والا احساس محرومی خود ناشناسی و خود فراموشی کی بدولت ہے کہ زمانہ کے روز بروز بدلتے تیوروں اور زمانہ کی برق رفتاری کو دیکھ کر نگاہیں متحیر و متاثر ہو چکی ہیں جب نوجوان کے دل میں یہ یقین پیدا ہو جائے کہ دنیا کی ساری تیزی و سرعت اور ترقی فانی ہے اور انسان نے ابدالآباد کی طرف منتقل ہونا اور اس کی تیاری کی ضرورت ہے تو ضرور یہ مہیب سایہ حقارت بھی جھٹ سے ختم ہو جائے گا۔ شاعر نے خوب کہا ہے کہ

6۔ القرآن، سورۃ انفال: 25

7۔ محمد قطب، اسلام کا نظام تربیت (لاہور: اسلامی پبلی کیشنز، 2017)، 245-247

8۔ القرآن، سورۃ حدید: 20

9۔ محمد قطب، اسلام کا نظام تربیت، 204

؎ اور اگر باخبر اپنی شرافت سے ہو
تیری سپہ انس و جن، تو ہے امیر جنود[10]

خدا پرستی پر غالب

دنیا میں موجود ہمہ جہت برائیوں کے سد باب کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی ذات میں خدا پرستی کی دعوت کو فروغ دے اور نفس پرستی کو شکست سے دوچار کر دے، قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے:

وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ[11]

کہ خواہشات کی پیروی نہ کرو کہ وہ راہ حق سے بھٹک جانے کو موجب بن جائے گی۔ اولین مسلمانوں نے اپنی ہوا، ہوس اور نفس پرستی کو بدترین شکست دے کر خدا پرستی کو اختیار کر کے ابدی راحت کا سامان اپنے دامن میں سمیٹا تھا، اور ایک صدی سے کم عرصہ میں روم و فرس، ہند و حبشہ اور دنیا بھر میں اسلام کا دائمی و ابدی پیغام حیات کو سربلند کرنے میں کامیاب ہو گئے۔[12]

جذبہ حصول علم

عصر حاضر میں علوم و معارف کے نئے دریچے منکشف ہو چکے ہیں اور جدید تعلیم یافتہ طبقات کا یہ خیال و تصور ہے کہ اسلام و مسلمان علم و فن کی ترقی و ترویج کی راہ میں رکاوٹ ہیں جبکہ یہ حقیقت کے برعکس ہے، اسلام کی پہلی وحی کے آغاز میں ہی علم اور ذرائع و وسائل علم کے تذکرہ ہی سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ مسلمانوں کی حیات سعید کی بقا تعلیم میں ہی مضمر ہے۔ اسی طرح قرآن میں علم کے حصول کی دعا سکھائی گئی ہے اور علم رکھنے اور نہ رکھنے والے دونوں برابر نہیں ہو سکتے کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا[13]

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ[14]

سو لازم و ضروری ہے کہ نوجوان سائنس و ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل میڈیا، جدید معاشیات، ذرائع تواصل میں تحقیق و تنقید کے ہر پہلو سے خود کو مصلح کرے کیونکہ موجودہ دور میں علمی سبقت کے بغیر قیادت و سیادت کی باڈور سنبھالنے کا امکان ہی

10۔ سید ابوالحسن علی ندوی، پاجا سراغ زندگی (کراچی: مجلس نشریات اسلام، س ن)، 103-104

11۔ القرآن، سورۃ قصص:26

12۔ سید ابوالحسن علی ندوی، تعمیر انسانیت (کراچی: مجلس نشریات اسلام، س ن)، 158

13۔ القرآن، سورۃ طہ:114

14۔ القرآن، سورۃ الزمر:9

پیدا نہیں ہوتا۔

مہارت علمی

نوجوانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر اس طرح قابلیت ولیاقت کا ہنر پیدا کریں کہ بڑے بڑے تعلیمی ادارے ان سے استفادہ کی جستجو وطلب کرنے لگیں۔ موجودہ دور میں نوجوانوں میں علمی وفکری صلاحیت کمزور ہو چکی ہے اس سبب سے تعلیمی اداروں کو اچھے اساتذہ کے بحران کا سامنا ہے۔ نوجوان طلبہ کو اس بات کی فکر نہیں ہونی چاہیے کہ وہ دیکھیں کہ کہاں بڑھ رہے ہیں اور کیا پڑھ رہے ہیں وہ جو بھی اور جہاں بھی پڑھ رہے ہیں محنت وجانفشانی سے علم حاصل کر کے اس میں مہارت تامہ حاصل کریں کہ وہ علم وفن کی عرق ریزی وباریک بینی کے رسیا ہو کر علم وفن کے پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کا جذبہ اور تدریس کی صلاحیت پیدا کرلیں، یہ بھی ضروری ہے کہ علم وفن میں مہارت وامتیاز کے ساتھ ساتھ تعلق مع اللہ کو پختہ کرلیں تو دنیا والے ان کی قدر دانی کا ہمیشہ دم بھرنے لگیں گے۔ زمانہ کا تو یہ تقاضا ہے کہ جو چیز نفع مند ہو اس کو وہ بغیر لیت ولعل کے قبول کرلیتا ہے جو جھاگ (زبد) ہو اس کو پھینک دیتا ہے۔ جیسے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ (15)

گویا سمندر و جھاگ کسی فائدہ کا نہیں تو اس کی قدر وقیمت بھی نہیں۔ اگر کسی صاحب علم کو علوم وفنون کے کسی گوشہ پر مقام تفوق حاصل ہو تو وہ کبھی روبہ زوال نہیں ہو سکتا۔(16)

اخلاق وکردار

عصر حاضر میں سوشل میڈیا کے بے انتہا منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں کہ نوجوان نسل بے راہ روی، اخلاقی وروحانی امراض، نفرت وعداوت اور شدت پسندی اختلاف کو اختیار کرتے جا رہے ہیں جبکہ اسلام نے مسلمانوں کو صدق وامانت، عفت وعصمت اور پاک دامنی، سچائی وراست بازی، تحمل وبرداشت اور احترام انسانیت کو اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اسلام نے عزت وشرف کا معیار تقویٰ کو قرار دیا ہے، قرآن میں اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (17)

اور انسانوں کے ساتھ اچھے انداز میں تبادلہ خیال کا حکم بھی قرآن کریم نے دیا ہے:

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (18)

15۔ القرآن، سورۃ الرعد: 17

16۔ ندوی، پاجا سراغ زندگی، 161-173

17۔ القرآن، سورۃ حجرات: 13

18۔ القرآن، سورۃ بقرۃ: 83

اور رحمت عالمؐ نے خود ہی بیان فرمایا کہ میں اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الأَخْلَاقِ [19]

مبحث دوم: عصر حاضر میں نوجوانوں کی ذمہ داریاں

عہد حاضر میں لازم وضروری ہے کہ نوجوان خود کو علم ومعرفت سے مسلح کر لینے کے بعد وہ معاشرہ کے اصلاح وتربیت کی ذمہ داری نبھائے اور یہ فریضہ امت محمدیہؐ کو عقیدہ ختم نبوت کے صدقہ وطفیل سے ملا ہے۔ذیل میں نوجوانان مسلم کی ذمہ داریوں سے متعلق چند اہم نکات درج کیے جارہے ہیں۔

علم واخلاق میں تعاون

اسلام ایسا دین متین ہے جو انسانوں کو جنگل وپہاڑ اور تنہائی میں بیٹھ کر معرفت الٰہی حاصل کرنے کی تعلیم دینے کی بجائے وہ انسانی معاشرہ کے درمیان موجود رہتے ہوئے اپنی اصلاح وتربیت کی تعلیم دیتا ہے،تاہم انسان کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ علم واخلاق باہم مرتبط ہو کر سفر کریں جب سے علم واخلاق میں دوری پیدا ہوئی ہے اسی وقت سے دونوں میں اعتماد کا فقدان پیدا ہوا اور دونوں ایک دوسرے سے انتہا کی حد تک جدا جدا ہو چکے ہیں،اس عدم توازن وعدم اعتماد کو توازن اور اعتماد میں بدلنے کے لیے علم واخلاق کو باہم مل کر چلنا ہوگا۔[20]

تزکیہ کے بغیر علم بے فائدہ

تزکیہ واصلاح اخلاق حسنہ میں سے ایک اہم جز ہے۔ تعلیمی ادارے تلاوت، تعلیم کتاب وحکمت اور تزکیہ کے چاروں شعبوں میں انبیاء کرام کی نیابت کا حق ادا کریں۔انبیاء اور نائبین انبیاء جب تک مقاصد بعثت پر کامل طور پر عمل نہیں کرینگے تب تک ہمہ جہتی تعلیمی نظام خیر وفلاح کا سبب بننے سے عاجز ہے۔ عصر حاضر میں انسانی معاشرے کو حب جاہ ومنصب، عصبیت جاہلیہ، حسد وکینہ پروری اور مال ومتاع کی محبت کی یلغار کا سامنا ہے۔ان اخلاق سیہ کا مقابلہ کرنا علماء حق کی ذمہ داری ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی وراثت علم ہے نہ کہ مال وزر۔رسول اللہؐ کا ارشاد ہے:

"إِنَّ الانْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَاراً وَلَا دِرْهَماً وَلَكِنْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ۔"[21]

سیرت سازی واخلاقی اصلاح

آج قوم کے جوانوں کو تعمیر وترقی کی منازل کو طے کرنے کے لیے یہ تو بتایا جارہا ہے کن اقدامات کو عمل میں لانا ضروری ہے اور کیسے عمل میں لایا جائے، دوسری طرف یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ اس ساری جدوجہد اور کوشش میں انسانیت کی تعمیر،

19۔ محمد بن اسماعیل بخاری، الادب المفرد (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س ن) باب حسن خلق، حدیث: 273

20۔ ندوی، تعمیر انسانیت، 91-92

21۔ محمد بن یزید ابن ماجہ، السنن، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، 81/1

سیرت سازی اور اخلاقی اصلاح کا ذکر کہیں بھی نہیں ملتا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جب تک انسان اخلاق و سیرت میں پختہ و عظیم نہیں تب تک کوئی بھی تعمیر و ترقی سے مستفید نہیں ہو سکتا بلکہ دنیا میں تخریب کا یہ کاروبار یونہی پھیلتا رہے گا اس کے لئے ترقی یافتہ ملکوں کی مثال آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے کہ سب سہولیات و آسائشیں اور وسائل دستیاب ہیں مگر پھر بھی امن و راحت مفقود ہے کہ نہیں معلوم کس گھڑی ولمحہ رہزنی وڈکیتی اور اغوا کا شکار ہو جائیں۔ لہذا اسباب تعیش و ترقی اختیار کرنے کے ساتھ ضروری ہے کہ قوم کی ترقی کے ہدف کو حاصل کرنے کے لئے انسان کے اخلاق کی اصلاح اور تعمیر سیرت کا بھی انتظام کیا جائے تاکہ اس کی زندگی کا مقصد صرف پیسہ بنانے کی بجائے دنیا میں جاری دولت مندی کے عفریت اور طمع و لالچ کی آگ سے نجات حاصل کرنا بن جائے۔[22]

مغرب و ترقی یافتہ ممالک نوجوانوں کی کردار سازی و تعمیر سیرت واخلاق سے ناکامی کی بناپر روبہ زوال اور زندگی سے، مایوس ہو چکے ہیں اور ان کی کیفیت کو علامہ اقبال نے اس طرح بیان کیا ہے کہ:

ے خودبخود گرنے کو ہے پکے ہوئے پھل کی طرح
دیکھئے گرتاہے آخر کس کی جھولی میں فرنگ[23]

گویا اگر مسلمان ملک وملت کی تعمیر و ترقی کے منصوبہ جات میں جوانوں کی سیرت سازی اور اخلاقی اصلاح کو شامل کر لیں تو یہ دنیا کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔[24]

نوجوانوں کی عملی زندگی

فاضل جوانوں کی حیثیت اس قدر نازک ہے کہ ان کا حسن عمل اور بلند کردار معاشرے کو اچھائی اور بہتری کی جانب گامزن کرتا ہے جبکہ ان کی بدعملی و براکردار معاشرے کو تنزلی کی کھائیوں میں دھکیل دینے کا موجب بن جاتا ہے۔ اس ذمہ داری کا اندازہ اس حدیث رسولؐ سے کیجیے:

"أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔"[25]

انسان کے جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے اگر وہ درست ہو جائے تو سارا بدن درست ہو جاتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو انسان کا سارا بدن خراب ہو جاتا ہے وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔

22۔ندوی، تعمیر انسانیت، 135

23۔علامہ محمد اقبال، بال جبریل (لاہور: غلام نبی اینڈ سنز پبلیشر، 1951ء)، 117

24۔ندوی، تعمیر انسانیت، 136

25۔محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س ن)، حدیث: 52

اسی طرح مسلم سماج میں اہل عل جوانوں کو یہ مقام حاصل ہے کہ ان کا عملی کردار اچھا ہو گا تو معاشرے میں بھی خیر و بھلائی فروغ پائے گی اور اگر ان کا کردار کمزور و ناپسندیدہ ہو گا تو لازمی طور پر اس کے سماج پر مضر اثرات ظاہر ہونگے۔[26]

بد عملی کا انجام

حضرت ابو درداءؓ کی روایت ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی کتاب میں یا اپنے کسی نبی کے پاس وحی نازل کی کہ ان لوگوں سے کہہ دو جو غیر دینی مقاصد کے لیے دین سیکھتے ہیں، عمل نہ کرنے کے لیے علم سیکھتے ہیں اور آخرت والے عمل سے دنیا طلب کرتے ہیں، جو لوگوں کے لیے بکروں کی کھال (یعنی بے ضرر لباس) پہنتے ہیں لیکن ان کے دل بھیڑیوں کے دلوں جیسے ہوتے ہیں، جن کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی لیکن دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہیں۔ کیا وہ مجھے دھوکا دے رہے ہیں ؟اور میرے ساتھ مذاق کر رہے ہیں؟ میں اپنی قسم کھاتا ہوں کہ انہیں ایسے فتنے میں ڈال دوں گا جس میں بردبار شخص بھی پراگندہ ذہن و ششدر رہ جائے۔"[27]۔ معلوم ہوتا ہے کہ دینی علم حاصل کرنے والے کو باعمل ہونا چاہیے اور بد عملی و بدنیتی سے بچنا چاہیے بصورت دیگر وہ گرفت الٰہی سے دوچار ہو جانے کا مستحق ہو گا۔

خودداری

نوجوان میں ایک صفت یہ بھی ہونی چاہیے کہ وہ اپنا رشتہ علم کے ساتھ جڑنے پر فخر محسوس کرے کہ دنیا کی تمام آسائشیں اور راحت علم کی دولت پر قربان کر دینے کے لائق ہے کہ اللہ کے فضل و کرم کی بدولت انسان کو علم کی نعمت میسر آئی ہے۔ حدیث میں ہے کہ جس نے قرآن کریم کا علم حاصل کیا پھر یہ خیال کیا کہ کسی اور کو اس سے بہتر نعمت ملی ہے تو اس نے اس چیز (علم) کو کمتر سمجھا جس کو اللہ تعالیٰ نے عظمت عطا کی ہے۔ (احیاء علوم الدین) اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے:

مَن كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا[28]

جو کوئی عزت چاہتا ہے تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ عزت ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی ہے۔

علماء کا مقام و مرتبہ نبوت کے بعد سب سے بڑا ہے اس مفہوم کو حضرت عمرو بن العاصؓ نے بیان کیا ہے کہ جس نے قرآن کو پڑھا نبوت اس کے دونوں پہلوؤں میں داخل ہو گئی البتہ یہ بات الگ ہے کہ اس پر وحی نہیں آتی۔ قرون اولیٰ میں قرآن کریم بغیر معانی و مفہوم اور احکام و رموز سمجھے اور غور و فکر کے صرف تلاوت کر لینا نہیں ہوتا تھا بلکہ قرآن کو سمجھ کر پڑھا جاتا تھا اس لیے اس دور میں عالم کو قاری ہی کہا جاتا تھا۔ ابو الاسود کا قول ہے کہ علم سے زیادہ کوئی چیز معزز نہیں بادشاہ

26۔ سید ابو الحسن علی ندوی، حالات کا نیا رخ اور علماء کی ذمہ داری (انڈیا: مجلس تحقیقات و نشریات اسلام، 1998ء)، 7-8

27۔ یوسف القرضاوی، تعلیم کی اہمیت، ترجمہ از ابو مسعود اظہر ندوی (لاہور: اسلام بک ڈپو، س ن)، 98

28۔ القرآن، سورۃ فاطر: 10

لوگوں پر حکمران ہیں جبکہ علماء بادشاہوں پر۔[(29)]

جوابدہی کا احساس

طالبان علوم نبوت کے لئے ضروری ہے کہ اس میں ذمہ داری کا احساس مستحضر ہو وہ یہ کہ جس قدر جس کے پاس علم ہوگا وہ اسی قدر جوابدہ بھی ہے۔ علم سے متعلق اہم امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ ان کی جوابدہی دینا ہوگی کہ علم کی حفاظت کی ذمہ داری ادا کی جائے کہ وہ محفوظ رہے۔ علم کو موضوع تحقیق و جستجو بنانے کی ذمہ داری ہے کہ اس میں مزید ترقی پیدا ہو۔ علم کے مطابق عمل کرنے کی ذمہ داری ہے کہ وہ فائدہ مند ثابت ہو۔ علم کے طالب کو علم سے بہرور کرنے کی ذمہ داری ہے کہ وہ اچھی طرح سمجھ پائیں۔ علم کی نشر و اشاعت کی ذمہ داری ہے تاکہ اس کا فائدہ عوام و خواص میں پھیل جائے۔ علم کے وارث افراد کی تیاری ذمہ داری جو اس کا سلسلہ جاری رکھنے کا انتظام کریں۔ اس کے ساتھ اہم ذمہ داری یہ بھی ہے کہ علم حاصل کرتے وقت اخلاص کی نعمت سے وابستہ اس ذمہ داری کے احساس کے ساتھ ہوں کہ یہ علم اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول کیا جائے۔[(30)]

تضاد سے بچنا

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے لکھا ہے کہ عمان کے وزیر اوقاف کامل الشریف اور سعودی عرب کے عالم شیخ احمد جمال اور مجھ سے ریڈیوں کے مکالمے میں سوالات کیے گئے کہ نوجوانوں کی پریشانی کی وجہ کیا ہے تو میں نے جواب دیا کہ زندگی کا تضاد، ایک وقت اتنی متضاد چیزیں دیکھتے ہیں، گھر کا نقشہ کچھ، باپ دادا کی روایت کچھ سنتے ہیں، اسکول و کالج میں کچھ پڑھتے ہیں، ادب و لٹریچر کچھ دیکھتے ہیں کہ اس میں دعوت کچھ اور ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر جو تفریح کے پروگرام سنتے ہیں وہاں کچھ کہا جاتا ہے۔ اسی کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ زندگی تضادات کا مجموعہ بن جاتی ہے اب ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم ممالک کے نظام زندگی سے ان تضادات کا خاتمہ کیا جائے بصورت دیگر کنفیوژن کا شکار معاشرہ کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتا۔[(31)]

مسائل کا استحضار

جوانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی ذات کو بطور رول ماڈل اور معیار بنائیں کہ جہاں ان کے پاس عصری علوم و فنون میں مہارت ہو وہیں پر وہ دین کا ضروری بنیادی علم بھی رکھتے ہوں اور دینی مدارس کے متعلقین کے لئے تو از حد ضروری ہے کہ قوم کی حقیقی رہنمائی کا فریضہ انجام دینے کے لئے اس طور پر تیاری کریں کہ دوران تعلیم پیش آمدہ زندگی کے ہوشربا مسائل کا استحضار و ادراک کر لیں اور ان سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت پیدا کریں کہ اگر کوئی بھی فرد ان سے نماز کے مسائل، زکوٰۃ کا

29۔ یوسف القرضاوی، تعلیم کی اہمیت، 93

30۔ یوسف القرضاوی، تعلیم کی اہمیت، 84

31۔ ندوی، نظام تعلیم، 18-19

نصاب و مصارف زکوۃ معلوم کرے تو وہ بتا سکتے ہوں اور اسی طرح حج کے ارکان و مسائل کا علم بھی ہونا چاہیے تا کہ اہل علاقہ فخر یہ کہہ سکیں کہ ہمارا بچہ دینی تعلیم حاصل کر کے قوم و قبیلہ اور گاؤں کی دینی خدمت ادا کرنے کی صلاحیت سے مالا مال ہے۔ یہ صلاحیت دوران تعلیم پیدا کرنے کی ہے کہ مسائل کی اساس وبنیاد اور اس کی باریکیوں اور وسعت کا علم محنت و یکسوئی کے ساتھ حاصل کر لیا جائے۔[32]

دعوت واصلاح اور امت کی قیادت

عصر حاضر میں آئے روز فتنوں کا ظہور ہو رہا ہے اور اسی سبب معاشرتی طبقات میں انتشار و فساد اور بگاڑ کے واقعات سامنے آ رہے ہیں، ان ناگفتہ بہ مسائل و مشکلات سے نبرد آزمائی ایک ضروری امر ہے۔ اور فتنہ و فساد سے محفوظ رہنے کے لئے ضروری ہے کہ جوانانِ مسلم کے ایمان وایقان کی حفاظت کے اسباب وذرائع کو استعمال کیا جائے۔ عصر حاضر کے تمام تر جدید وسائل (ڈیجیٹل پلیٹ فورمز، ویڈیو میسجز، تعلیمی فورم، مکالمہ) کو استعمال کرنے کے ساتھ دین کی دعوت اچھے انداز و اچھے اخلاق کے ساتھ پیش کر کے ہی اچھا و معیاری معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔ اس مبحث میں آداب دعوت، امت کی قیادت ور ہبری سے متعلق نوجوانوں کی ذمہ داریوں کو پیش کیا گیا ہے۔

آداب دعوت

جوانان مسلم کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے ایمان وایقان کو محفوظ کرنے کے ساتھ دعوت دین کا فریض ہر خاص وعام، مسلمان وغیر مسلم سبھی تک دینی ہے، البتہ دعوت کا طریقہ کار تابع قرآن وسنت ہونا ضروری ہے ارشاد خداوندی ہے:

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ [33]

اور فرمایا:

وَلَا تُجَادِلُوۡۤا اَہۡلَ الۡکِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ [34]

گویا داعیان اسلام کی ذمہ داری ہے کہ حکمت و ہمدردی اور اچھی نصیحت کے ساتھ دین کی بات پہنچائی جائے اور جب کبھی حق بات کی دعوت دینے میں مباحثہ و مناقشہ اور مناظرہ کی صورت پیش آجائے تو اس وقت اسلوب خیر خواہانہ اور بہتر اخلاق پر مبنی ہونا چاہیے کہ احقاق حق مطلوب ہو نہ کے خود اپنی بات کو منوانے کی سعی و کوشش۔

تاثیر دعوت

دعوت واصلاح کی کوئی بھی کوشش اس وقت تک کار گر ثابت نہیں ہو سکتی جب تک حقیقی درپیش صورتحال کا احساس و

32۔ ندوی، طالبان علوم نبوت کا مقام، 127/2

33۔ القرآن، سورۃ نحل: 25

34۔ القرآن، سورۃ عنکبوت: 46

ادراک نہ ہو۔ اس سلسلہ میں تحریک ریشمی رومال کے داعی اور مالٹا کی اسیری سہنے والے شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ نے رہائی کے بعد ملت اسلامیہ کی عظمت رفتہ کے اسباب میں بیان کیا کہ قرآن کریم سے دوری اور سطحی درجہ کے فقہی اختلافات کے باعث ہماری تمام دعوتی واصلاحی کوششیں ثمر آور نہیں ہو پارہیں۔[35] یعنی ان کا کہنا یہ تھا کہ اگر مسلمان دنیا میں اپنا مقام و مرتبہ اور شرف و عزت حاصل کرنے کا خواہشمند ہے تو اس کو فروعی اختلافات سے احتراز کرنے کے ساتھ قرآن فہمی کو لازم پکڑنا ہوگا۔

ملت کی تعمیر نو کا طریقہ

اسلام انسان کی زندگی میں پنپتی خرابیوں کو مٹانے کے لئے انقلاب سے زیادہ اصلاح کا داعی ہے کیونکہ انقلاب کے سبب بہت سی خرابیاں جنم لے لیتی ہیں جن کو مٹانے میں سالہاسال صرف ہوجاتے ہیں۔ انقلاب میں ہر صالح و غیر صالح کو ختم کرکے نیا تصور پیش کیا جاتا ہے جبکہ اصلاح کے عمل میں خیر واچھائی کو جو پہلے سے موجود ہو کو باقی رکھا جاتا ہے اور فاسد کو خارج کردیا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کو اخذ کرنے کا طریقہ و ترتیب تو یہ تھی کہ سب سے پہلے قرآن کریم سے استفادہ کیا جائے اور بعد میں سنت رسولؐ سے رہنمائی ورہبری لی جائے اور آخر میں ائمہ وفقہاء کی آراء کو اختیار کیا جائے۔ یہی عمل متقدمین علماء وفقہاء اور مسلمانوں نے اختیار کیے رکھا تھا مگر اب معاملہ اس کے برعکس ہوگیا ہے کہ قرآن وسنت سے رجوع کم سے کم ہوگیا اور مسلک و مکتب کی بالادستی کو سربلند کردیا گیا ہے۔ قرآن وسنت کا پیغام عالمی و آفاقی ہے اور ائمہ مجتہدین کی مجہودات وقت و زمانہ میں مقید ہیں کہ وہ زمانہ و حالات کے بدلنے سے تبدیل ہوسکتی ہیں مگر اللہ تعالی کے احکامات اور رسول اللہؐ کی تعلیمات غیر متبدل ہیں کہ ان کا تعلق وحی سے ہے اور وحی خالق کائنات کی جانب سے اتاری گئی ہے جو کل کائنات اور اس میں موجودات کا خالق ہے۔ لہذا اسی کی کہی بات کو عالمیت وابدیت کا درجہ حاصل ہے۔[36]

امامت کا فریضہ

مسلمان اللہ تعالی کی مخلوق کا ایک فعال کارکن اور حزب اللہ کا حصہ ہے، وہ امت مسلمہ کی امامت کا فریضہ انجام دے اور اپنے کردار کو غیر مسلموں کے سامنے رول ماڈل بنا کر پیش کرے۔ اس کی وضع قطع، بود باش، اخلاق و کردار مثالی ہونی چاہیے کہ وہ رسول اللہؐ کی سنت کے مطابق نفاست و پاکیزگی کا مظہر پرتاؤ معلوم ہو اور مسلمانوں کے اخلاق و کردار میں رسول اللہؐ اور صحابہ کرام کا عملی نمونہ نظر آئے، غیر مسلم قومیں خوش حال و ترقی یافتہ ہوچکی ہیں اور وہ مسلمانوں کی زندگی کے ایک ایک گوشہ کا جائزہ لے رہے ہیں لہذا مسلمانوں کو دنیا میں امامت و قیادت سنبھالنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ طاہر وطیب اعمال و

35۔ مفتی محمد شفیع، وحدت امت (فیصل آباد: طارق اکیڈمی، 2004)، 57

36۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی، تنقیحات (لاہور: اسلامک پبلیکیشنز، س ن) 141-149

اخلاق اور کردار میں نظر آنے چاہئیں۔(37)

تعاون و تناصر کی ترغیب

جوانان مسلم کی تربیت کا اسلوب یہ بیان ہوا ہے کہ خیر و بھلائی اور نیک کام میں ایک دوسرے کا مددگار بنایا جائے اور برائی و بدی کے کاموں میں تعاون سے روک دیا جائے۔

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ(38)

اور فرمان رسولؐ ہے:

"مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِه- "(39)

نیکی کی طرف دعوت دینے والے کو نیکی کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم نوجوان تعلیمات سیرت نبویؐ اور سیرت رسولؐ اور صدیقی و فاروقیؓ کے عملی نمونہ کو اختیار کرتے ہوئے سسکتی و تڑپتی انسانیت، مسکینوں اور محتاجوں، لاوارثوں اور بے آسرا، مریضوں اور آپاہجوں اور ضرورت مندوں کی بے لوث مدد کا اہتمام کریں۔ نیکی کا اجر اور خاطر خواہ و مناسب جزا تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہی عطا کرے گی۔ انسان کے ذمہ تو یہ ہے کہ وہ خیر کے کام میں اپنے مسلمان بھائی کا معاون و مددگار بنے۔(40)

حفاظت حقوق

ملت اسلامیہ کے جوانوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام نے مسلمانوں کے باہم ایک دوسرے پر حقوق کو لازم قرار دیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی عزت و عظمت اور عفت کا خیال ہی نہ رکھیں بلکہ کوئی مسلمان کسی کو بلاوجہ تکلیف و اذیت نہیں پہنچا سکتا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے:

"الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِه وَيَدِه- "(41)

اور حضورؐ نبی اکرم نے مومنوں کی محبت و مودت اور باہم خلوص کو اس طرح بیان فرمایا کہ گویا وہ ایک جسم کی مانند ہیں۔

"مثل المؤمنين في توادهم وتراحمهم وتعاطفهم كمثل الجسد إذا اشتكي عضوا تداعي له

37۔ فیصل کریم بھٹی، ملت اسلامیہ اور مثبت فکر و نظر سر بلندی کا منہاج (راولپنڈی: اصلاح تعلیم سوسائٹی، س ن)، 89

38۔ القرآن، سورۃ المائدہ: 2

39۔ مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، کتاب الایمان (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، حدیث: 4899

40۔ ڈاکٹر نسیم اختر اور ڈاکٹر حافظ راؤ فرحان علی، "نوجوانوں کی تربیت اور منہج نبویؐ"، مجلۃ البصیرۃ، جامعہ نمل، اسلام آباد 6، شمارہ 1 (2021)، 108

41۔ البخاری، الجامع الصحیح، 6/1

سائر جسده بالسهر والحمٰى- "(42)

حضورؐ نے مسلمانوں کے ایمان کی تکمیل کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے محبت کو لازم پکڑیں اور جنت میں اس وقت تک داخلہ ممکن نہ ہوگا تاوقتیکہ مومن ایک دوسرے محبت نہ کرتے ہوں۔ بے جانفرت واختلاف سے بچیں۔

لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَوَلَا، أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ، أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ- (43)

ان احادیث طیبہ سے واضح معلوم ہوتا ہے کہ مسلم نوجوانوں کو بلحاظ ملت اسلامیہ کے ایک فرد کے سبھی مسلمانوں سے الفت ومحبت کا رشتہ قائم کرنا ہوگا اور کسی کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھیں اور کسی مسلمان کے مقام ومرتبہ کو کم کرنے کی کوشش سے اجتناب برتیں۔

دین میں غلو

اسلام کے اصولی وبنیادی پیغام کی دعوت دینے اور اسلام پر ہونے والے حملوں کو روکنا اور ان کا بروقت محاسبہ کرنا یہ علماء ودانشوروں کا فرض ہے۔ مسلک ومکتب قومیت وصوبائیت اور علاقیت کی فرعی وفروعی مباحث میں الجھ کر تخریب کاری، عصبیت وغلو کا شکار ہو جانا کسی طور پر دین کی خدمت نہیں۔ اپنے مؤقف کو منزل من اللہ سمجھنے کی روایت مناسب نہیں اور نہ ہی خود کے اختیار کردہ منہج کو ہی منہج راست سمجھنا اور دوسرے کے پاس جس قدر ادلہ موجود ہوں کو مسترد کرنا مستحسن صورت نہیں ہے۔ دین کی دعوت دینے میں موقف میں بلا کی سختی وشدت سے احتراز کی ضرورت ہے۔ رسول اللہؐ نے غلو سے اجتناب کرنے کا حکم فرمایا ہے:

" وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ۔"(44)

فقر کا خطرہ نہیں

نوجوانوں کو یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ علم کے حصول کا مقصد پیسہ ودولت کمانا نہیں ہے بلکہ علم ومعرفت میں دسترس حاصل کرکے رضا خداوندی کو حاصل کرنا مطلوب ومقصود ہونا چاہیے اور رزق تو اللہ تعالی نے بہر صورت ان کو عطا کرنا ہی ہے۔ اس کے ساتھ علم دین حاصل کرنے والوں کو اللہ تعالی کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس نے ان کو انبیاء وصلحاء کے راہ کا رہرو بنا دیا ہے، مسلم نوجوانوں پر ضروری ہے کہ تعلیم کے تقاضوں کی تکمیل کرتے ہوئے نماز کی پابندی، نوافل کا اہتمام،

42۔ البخاری، الجامع الصحیح، 888/2

43۔ مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، کتاب الایمان، باب بیان لا ید خل الجنۃ الا المؤمن، حدیث: 194

44۔ احمد بن شعیب النسائی، السنن، کتاب الحج، باب التقاط الحصی (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س ن)، حدیث: 3059

اپنے اخلاق کو درست کریں کہ زہد واستغناء اور صبر کو جزو زندگی بنائیں، اور یہ بھی ضروری ہے کہ علم واخلاق کے آداب کو بھی اختیار کریں کہ ان کی ظاہری زندگی بھی اسلامی تعلیمات کا مظہر معلوم ہو سکے۔ یہ بات یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اہل علم کے فقر وفاقہ سے دوچار ہونے کا اندیشہ دور دور تک نہیں تاہم ان کی بے رہروی و بھٹکنے اور بے قدری کا خوف لاحق ہے کہ دینی علم حاصل کر کے وہ علم کی بے توقیری کریں جس کے سبب ہمیشہ کی ناکامی ان کا مقدر بن جائے اسی امر کو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان کیا ہے:

لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ (45)۔ (46)

اصلاح معاشرہ کی ذمہ داری

علماء سلف نے اپنی حیات سعید میں کوشش کی کہ وہ اصلاح ودرستگی معاشرہ کے فرض کو ادا کرتے رہیں اور ہر صدی میں پیش آمدہ غیر معمولی حالات کا جم کر مقابلہ بھی کرتے رہے۔ علماء ایسا کیوں نہ کرتے ان سے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُولُهُ يَنفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِين (47)

"اس علم کے ہر نسل میں ایسے عادل ومتقی حامل ووارث ہوں گے، جو اس دین سے غلو پسند لوگوں کی تحریف، اہل باطل کے غلط انتساب ودعوے اور جاہلوں کی دوراز کار تاویلات کو دور کرتے رہیں گے۔"

حدیث میں مذکوران صفات کی تعمیل جب تک اہل علم کرتے رہے تب تک معاشرہ علماء کرام کو عزت واحترام کی نظر سے دیکھتا رہا تاہم جب سے مسلم علماء ومشائخ میں بے عملی اور پست اخلاق پر مبنی صفات کا ظہور ہوا اس وقت سے معاشرہ نے بھی علماء کے ساتھ تعاون سے منہ موڑ لیا۔ اب بھی وقت ہے علماء و فضلاء حضرت حسن بصریؒ سے لیکر حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی اور حضرت ابن تیمیہ حرانی سے حضرت مجدد الف ثانی کے مثالی کردار کو اختیار کر کے اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ (48)

خلاصہ کلام

نوجوانوں کو یہ بات بھی ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے کہ علم دین سے تعلق ورشتہ کی بدولت ان پر اللہ اور اس کے

45۔ القرآن، سورۃ ابراہیم: 7/14

46۔ ندوی، پاجا سراغ زندگی، 30-31

47۔ ابو عبداللہ محمد بن وضاح بن بزیع مروانی قرطبیؒ، البدع والنہی عنہا، محقق: عمرو عبدالمنعم سلیم (قاہرۃ: مکتبہ العلم، 1416ھ)، باب فیما یدل الناس بعضہم من بعض البقاع، 25/1

48۔ سید ابوالحسن علی ندوی، دریائے کابل سے دریائے یرموک تک (کراچی: مجلس نشریات اسلام، س ن)، 143-145

پیارے محبوب پیغمبرؐ کی جانب سے بھاری ذمہ داری یہ عائد ہے کہ وہ اصلاح معاشرہ کا فریضہ انجام دیں کہ انسانی سماج کو فکری و نظری، تعلیمی و تہذیبی، ثقافت و کلچر کے لحاظ سے جن منکرات، بدعات و خرافات، اور رسوم ورواج کے حملوں کا سامنا ہے ان کو مٹانے کے لئے اپنی جدوجہد صرف کرنا ہو گی۔ چونکہ دنیا اس امر پر مصمم ہے کہ مسلم ملکوں اور خود مسلمانوں کو مثل اسپین بنادیا جائے کہ وہ صرف نام کے مسلمان رہ جائیں یا پھر ان کی بیخ کنی کردی جائے کہ وہ اسلام سے وابستگی ظاہر کرنے میں عار محسوس کریں۔ جب کبھی جوان طلبہ نے یہ اصلاح معاشرہ کا فریضہ انجام دیا، زہد و استغنا سے کام لیا تو اللہ تعالی کی تائید و نصرت ہر موڑ پر دستیاب ہو گی اور یوں ملت اسلامیہ اپنا امتیازی تشخص برقرار رکھنے میں کامیاب ہو جاسکتی ہے، اسی میں جوانوں کی ذمہ داریاں اور انکا کردار روشن ہو پائے گا۔

نتائج وسفارشات

مقالہ ہذا "عصر حاضر میں نوجوانوں کا مطلوبہ کردار وذمہ داریاں: قرآن وسنت کی روشنی میں" جائزہ پیش کیا گیا ہے کہ نوجوان نسل کو کس طرح کی علمی و عملی اور اخلاق کی صفات کا حامل ہونا چاہیے اور اس کا ایمان وعقیدہ بھی مضبوط ہونا ضروری ہے اور علمی و عملی صفات سے متصف ہونے کے بعد لازم ہے کہ وہ نیکی وبھلائی کی دعوت کا پیغام معاشرہ کو بھی پہنچائے۔ اور اس کے لئے لازم وضروری ہے کہ نوجوانوں کو اس بات کا احساس وادراک ہو کہ عصر حاضر میں آئے روز ابھرنے والے اشکالات کا کافی وشافی جواب دینا ہو گا، زندگی کے پہیے کو مسلسل جاری رکھنے کے لئے وقت کی برق رفتاری کی طرح تیزی کے ساتھ علوم عقلیہ اور نقلیہ پر عبور حاصل کرنا ہو گا۔ البتہ اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ نوجوان انسانوں میں فروغ پاتے انحرافات فکری و نظری اور عملی کا ادراک کرتے ہوئے ان معاشرہ کو بچانے کی تدابیر بھی پیش کریں۔

کتابیات

القرآن الکریم

ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن،، بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن

اقبال، علامہ محمد، بال جبریل، لاہور: غلام نبی اینڈ سنز پبلیشر، 1951ء

بخاری، محمد بن اسماعیل، الادب المفرد، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س ن

البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س ن

بھٹی، فیصل کریم، ملت اسلامیہ اور مثبت فکر و نظر سربلندی کا منہاج، راولپنڈی: اصلاح تعلیم سوسائٹی، س ن

التبریزی، علامہ ولی الدین خطیب، مشکوۃ المصابیح، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س ن

قرطبیؒ، ابو عبد اللہ محمد بن وضاح بن بزیع مروانی، البدع والنہی عنہا، محقق: عمرو عبد المنعم سلیم (قاہرۃ: مکتبہ العلم، 1416ھ)

محمد قطب، اسلام کا نظام تربیت، لاہور: اسلامی پبلی کیشنز، 2017

مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن

مفتی محمد شفیع، وحدت امت، فیصل آباد: طارق اکیڈمی، 2004

مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تنقیحات، لاہور: اسلامک پبلیکیشنز، س ن

ندوی، سید ابوالحسن علی، دریائے کابل سے دریائے یرموک تک، کراچی: مجلس نشریات اسلام، س ن

ندوی، سید ابوالحسن علی، پا جا سراغ زندگی، کراچی: مجلس نشریات اسلام، س ن

ندوی، سید ابوالحسن علی، تعمیر انسانیت، کراچی: مجلس نشریات اسلام، س ن

ندوی، سید ابوالحسن علی، حالات کا نیا رخ اور علماء کی ذمہ داری (انڈیا: مجلس تحقیقات و نشریات اسلام، 1998ء)، 7-8

ندوی، سید ابوالحسن علی، طالبان علوم نبوت کا مقام اور ذمہ داریاں، کراچی: مجلس نشریات اسلام، س ن

ندوی، سید ابوالحسن علی، علماء کا مقام، کراچی: مجلس نشریات اسلام، س ن

النسائی، احمد بن شعیب، السنن، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س ن

نسیم اختر، ڈاکٹر، راؤ فرحان علی، ڈاکٹر حافظ، "نوجوانوں کی تربیت اور منہج نبویؐ"، مجلۃ البصیرۃ، جامعہ نمل، اسلام آباد 6، شمارہ 1(2021)

یوسف القرضاوی، علامہ، تعلیم کی اہمیت، ترجمہ از ابو مسعود اظہر ندوی، لاہور: اسلام بک ڈپو، س ن

al-Qurʾān al-Karīm.

Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd. *al-Sunan*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, n.d.

Iqbāl, ʿAllāmah Muḥammad. *Bāl-i Jibrīl*. Lahore: Ghulām Nabī & Sons Publishers, 1951.

al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *al-Adab al-Mufrad*. Lahore: Maktabah Raḥmāniyyah, n.d.

———. *al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*. Lahore: Maktabah Raḥmāniyyah, n.d.

Bhaṭṭī, Fayṣal Karīm. *Millat-i Islāmiyyah aur Musbat Fikr-o-Naẓar: Sarbulandī kā Manhaj*. Rawalpindi: Iṣlāḥ-i Taʿlīm Society, n.d.

al-Tabrīzī, Walī al-Dīn al-Khaṭīb. *Mishkāt al-Maṣābīḥ*. Lahore: Maktabah Raḥmāniyyah, n.d.

al-Qurṭubī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Waḍḍāḥ ibn Buzayʿ al-Marwānī. *al-Bidaʿ wa-al-Nahy ʿAnhā*. Edited by ʿAmr ʿAbd al-Munʿim Salīm. Cairo: Maktabat al-ʿIlm, 1416 AH.

Quṭb, Muḥammad. *Islām kā Niẓām-i Tarbiyat*. Lahore: Islamic Publications, 2017.

Muslim ibn al-Ḥajjāj. *al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, n.d.

Shafīʿ, Mufti Muḥammad. *Waḥdat-i Ummat*. Faisalabad: Ṭāriq Academy, 2004.

Mawdūdī, Sayyid Abū al-Aʿlā. *Tanqīḥāt*. Lahore: Islamic Publications, n.d.

al-Nadwī, Sayyid Abū al-Ḥasan ʿAlī. *Daryā-yi Kābul se Daryā-yi Yarmūk Tak*. Karachi: Majlis Nashriyyāt-i Islām, n.d.

———. *Pāyā-yi Sarāgh-i Zindagī*. Karachi: Majlis Nashriyyāt-i Islām, n.d.

———. *Taʿmīr-i Insāniyyat*. Karachi: Majlis Nashriyyāt-i Islām, n.d.

———. *Ḥālāt kā Nayyā Rukh aur ʿUlamāʾ kī Zimmedāriyān*. India: Majlis Taḥqīqāt wa-Nashriyyāt-i Islām, 1998.

———. *Ṭullāb-i ʿUlūm-i Nubuwwat kā Maqām aur Zimmedāriyān*. Karachi: Majlis Nashriyyāt-i Islām, n.d.

———. *ʿUlamāʾ kā Maqām*. Karachi: Majlis Nashriyyāt-i Islām, n.d.

al-Nasāʾī, Aḥmad ibn Shuʿayb. *al-Sunan*. Lahore: Maktabah Raḥmāniyyah, n.d.

Akhtar, Nasīm, and Rāʾo Farḥān ʿAlī. "Naujawānon kī Tarbiyat aur Manhaj-i Nabawī ﷺ." *Majallat al-Baṣīrah* 6, no. 1 (2021). National University of Modern Languages (NUML), Islamabad.

al-Qaraḍāwī, Yūsuf. *Taʿlīm kī Ahmiyyat*. Translated by Abū Masʿūd Aẓhar Nadwī. Lahore: Islām Book Depot, n.d.